تبصرہ

تبصرہ نگار : محمد سعد صدیقی

نام کتاب	القصاص فی الفقہ الاسلامی
مؤلف	ڈاکٹر احمد فتحی بھنسی
مترجم	سید عبدالرحمٰن بخاری صاحب
صفحات	۳۸۹
سائز	۲۰×۳۰/۸
ناشر	مرکز تحقیق دیال سنگھ ٹرسٹ لائبریری لاہور
سنہ طباعت	۱۹۸۶ء
قیمت	۵۵ روپے

دین اسلام، دین فطرت ہے اور دین فطرت ہونے کی بنا پر اسلام اپنے ماننے والوں کی تمام فطری ضرورتیں اور حاجتیں پوری کرتا ہے، انسانی جبلت، و فطرت کا کوئی تقاضا ایسا نہیں کہ شریعت، احکام الٰہی یا تعلیمات نبوی نے اس کے اس تقاضہ کو یکسر ختم کرنے کا حکم دیا ہو۔ انسانی فطرت کا سب سے بڑا تقاضا اور اس کی فطری، اساسی اور بنیادی حاجت یہ ہے کہ اس کے مال کی حفاظت کی جائے، اس کی عصمت کو برقرار رکھا جائے اور اس کی جان کے ساتھ ہونے والے ہر قسم کے ظلم اور ہر نوع کی تعدی کے سد باب کے لیے اقدامات کیئے جائیں۔ نبی کریم رؤف رحیم علیہ التحیۃ والتسلیم نے اسلام میں داخل ہونے کے بعد دو قسم کی حفاظت کا وعدہ فرمایا۔

"عصموا منی مالہ ونفسہ[1]" (اس کا مال اور اسکی جان مجھ سے محفوظ ہوگیا)

چنانچہ مال کا تحفظ اس طرح فراہم کیا گیا کہ اس کے مال کی طرف اٹھنے والے ناجائز ہاتھ کو اگرچہ کاٹنے کا حکم دیا گیا" السارق والسارقۃ فاقطعوا ایدیھما[2]" (چوری کرنیوالے مرد یا چوری کرنیوالی عورت کے ہاتھ کاٹ دو) لیکن اس میں اس قدر جزرسی سے کام نہیں لیا گیا جیسا کہ جان کی حفاظت میں۔ باوجویکہ قرآن کریم صرف اساسی اور بنیادی احکام پر مشتمل ہے اس کی جزئیات و تفصیلات ہمیں سُنت نبوی سے ملتی ہیں لیکن جان کی حفاظت کے سلسلہ میں کوئی مجموعی نوعیت کی یا کلی بات نہیں کی گئی بلکہ انسانی جان کے ہر ہر عضو کو علیحدہ اور مستقل حفاظت فراہم کی گئی۔ ارشاد ہوا۔

"إِنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَالْأَنْفَ بِالْأَنْفِ وَالْأُذُنَ بِالْأُذُنِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ وَالْجُرُوحَ قِصَاصٌ[3]"

ترجمہ :۔ جان کے بدلہ جان، آنکھ کے بدلہ آنکھ، ناک کے بدلہ ناک، دانت کے بدلہ دانت اور زخموں پر قصاص واجب ہے۔

جان کے اس تحفظ کو برقرار رکھنے اور اس کے ہونے والی تعدی وزیادتی پر ملنے والی سزا کو قصاص کہا جاتا ہے۔

احکام الٰہیہ اور شریعت اسلامیہ میں اس قصاص کی اہمیت، حیثیت اور قدر و منزلت کیا ہے اور اس کے احکام کیا ہیں؟ اس پر "القصاص فی الفقہ الاسلامی" کے نام سے علامہ احمد فتحی بہنسی کی ایک کتاب ہے جو اختصار کے باوجود اپنے اندر جامعیت رکھتی ہے اور موضوع کے اکثر پہلوؤں کو حاوی ہے۔ ڈاکٹر احمد فتحی مصر کے ایک صائب الفکر عالم و محقق ہیں انہوں نے اسلام کے قانون جرم و سزا پر متعدد کتب تالیف کی ہیں۔ القصاص فی الفقہ الاسلامی اسی سلسلہ کی ایک اہم کڑی ہے۔ مرکز تحقیق، دیال سنگھ ٹرسٹ لائبریری نے جو اس

---

[1] بخاری، محمد بن اسمٰعیل، الجامع الصحیح۔ کراچی۔ اصح المطابع ج ۱ ص ۱۸۸ باب وجوب الزکوٰۃ، کتاب الزکوٰۃ۔

[2] ۵ : المائدہ : ۳۸ [3] المائدہ : ۴۵۔

سے قبل بھی بعض اہم دینی کتب شائع کرنے کی سعادت حاصل کر چکا ہے اور جس کی دینی، علمی اور تالیفی خدمات اہل فکر و دانش کی نظروں میں پوشیدہ نہیں۔ اس کی افادیت و منفعت کو دیکھتے ہوئے اس کو اردو کے قالب میں ڈھالنے کا ارادہ کیا اور اس اہم کام کے لیے ان کی نظر انتخاب سید عبدالرحمن بخاری پر جا کر ٹھہر گئی۔ اپنے اس حسن انتخاب پر وہ لائق داد و تحسین ہیں۔ اس وقت میرے زیر تبصرہ کتاب کا ترجمہ اور مقدمۂ مترجم ہے۔

بخاری صاحب کے مقدمہ اور ترجمہ نے کتاب کی افادیت میں خاطر خواہ اضافہ کیا ہے ان کے ترجمہ کی خصوصیات پر کلام کرنے سے قبل ان کے مقدمہ کا تعارف اور اس میں کی جانے والی اصولی مباحث کا ملخص و ماحصل ہدیہ قارئین کیا جائے گا۔

بخاری صاحب کے اس مقدمہ کا عنوان "قصاص میں حیات ہے" ہے۔ جو آیت وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيٰوةٌ يَّا اُولِي الْاَلْبَابِ[1] سے ماخوذ ہے۔ اس مقدمہ میں بخاری صاحب نے شریعت کی مقصدیت اور مصلحت کی حقیقت کو سامنے رکھتے ہوئے اس بات کو ثابت کیا ہے کہ نفس کی حفاظت نسل عقل، مال حتیٰ کہ دین سے بھی مقدم ہے۔ حفاظت نفس کے عقل و نسل اور مال پر مقدم ہونے پر تو اصولیین کا اتفاق ہے البتہ دین پر اس کی تقدیم میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ فاضل مؤلف مقدمہ نے حفاظت نفس کی حفاظت دین پر ترجیح دینے والوں کی تائید کی ہے اور اس سلسلہ میں چند بنیادی، اصولی اور اساسی نوعیت کے علمی دلائل دیئے ہیں۔

● اللہ تعالیٰ خالق کائنات ہونے کے ساتھ ساتھ رب العلمین بھی ہیں۔ ان کی ربوبیت کا تقاضا ہے کہ یہ کائنات ایک خاص وقت تک قائم رہے اور اس کے نظام میں وقت معینہ تک کوئی خلل واقع نہ ہو۔ پھر تخلیق کائنات میں جس بنیاد کو مدنظر رکھا گیا ہے وہ یہ ہے کہ کائنات ارضی و سماوی کو انسان ہی کے لیے تخلیق کیا گیا ہے۔ خَلَقَ لَكُمْ مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا۔[2] گویا کائنات کا یہ سارا نظام انسان کے وجود یا بقاء وجود کا سبب ہے۔ اور یہ نظام کائنات

---

[1] ۲۔ البقرۃ : ۱۷۹

[2] ۲۔ البقرۃ : ۲۹

اسی صُورت میں قائم و باقی رہے گا جبکہ بنی نوع انسان کی بقاء مطلوب ہو۔

● دین کی بقاء انسان کی بقاء پر منحصر ہے کیونکہ اگر انسان ہی باقی نہ رہے گا تو دین کو کون قبول کرے گا اور کون اس کی تعلیمات پر عمل کرے گا۔ عقائد، نظریات، تفکرات اور عمل دین صرف بقائے انسانی کی صُورت میں ہی باقی رہ سکتے ہیں۔

● دین کا مکلف صرف عاقل و بالغ ہے، دیوانہ و مجنون امور دین پر مامور ہے نہ نابالغ بچہ لیکن اس کے مقابلہ میں جان سب کی یکساں محفوظ ہے۔ ایک دیوانہ اور مجنون آدمی کو قتل کرنا بھی احکام تعزیرات میں اسی قدر بڑا جرم ہے جتنا ایک ذی ہوش و خرد انسان کو ہلاک کرنا۔

● حفاظت نفس کے مقدم ہونے کی سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ از روئے تعلیمات قرآن کریم حالت اضطرار میں صرف زبانی اقرار کفر کی اور کسی حرام کو کھانے کی اجازت ہے جبکہ ان دو صُورتوں کو اختیار کیے بغیر جان کے تلف ہو جانے کا اندیشہ ہو۔ مزید برآں دلائل سے ثابت کیا گیا ہے کہ دراصل نفس انسانی کی حفاظت بقیہ چاروں قسم کی حفاظتوں کو محیط اور شامل ہے۔ چونکہ کلیات اربعہ (دین، نسل، عقل اور مال) کے ساتھ تعدی بالواسطہ نفس کے ساتھ تعدی کے مترادف ہے اور اس پر دی جانے والی سزا بھی درحقیقت حفاظت نفس کو متضمن ہے۔ ان علمی دلائل کے بعد حفاظت نفس کے شرعی نظام کا جائزہ لیا گیا ہے اور اس کے تین پہلوؤں کو نمایاں واجاگر کیا گیا ہے۔

◉ ضروریات نفس کی تکمیل سے متعلق شرعی احکام۔
◉ جرم کے محرکات کی بیخ کنی کے لیے اخلاقی ہدایات۔
◉ نفس انسانی کے خلاف جرائم کی مادی و معنوی سزائیں

اس نظریہ کی تائید میں علمی دلائل اور حسن ترتیب نے قاری کو اس سے متاثر بھی کیا ہے اور غور و فکر اور تدبر و تفہیم کی دعوت بھی دی ہے۔ انبیاء علیہم السلام کی بعثت و رسالت نسل انسانی پر اللہ کا ایک عظیم احسان، عطیہ اور قدرت الٰہی کا ایک لازوال تحفہ ہے۔ پھر نبی کریم کی بعثت و رسالت اس سلسلۃ الذہب میں ایک مختتم نگینہ اور قصر نبوت میں ایک آخری سنگ مرمری کی حیثیت رکھتی ہے۔ نبی کریم کی اس بعثت و رسالت سے دنیا عمل اور عالم فکر

و دانش میں جو انقلابات رونما ہوئے ان انقلابات سے جو خیر کثیر ظہور پذیر ہوئی ۔ ایک طویل باب ہے جو ارباب فکر و دانش سے پوشیدہ و مستور نہیں ۔ قرآن کریم نے بھی بارہا بعثت و رسالت کے اس انعام کا ذکر فرمایا ۔ لیکن اس سلسلہ میں سب سے زیادہ اہمیت جس نعمت کو اور سب سے زیادہ عظمت جس انقلاب کو دی گئی وہ یہ ہے ۔

"وَاذْكُرُوا إِذْ كُنْتُمْ أَعْدَاءً فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ فَأَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهِ إِخْوَانًا وَكُنْتُمْ عَلَىٰ شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَأَنْقَذَكُمْ مِنْهَا"[1]

ترجمہ :۔ اور یاد کرو اس وقت کو جبکہ تم سب ایک دوسرے سے برسر پیکار تھے، اللہ نے تمہارے قلوب میں الفت پیدا فرمائی اور تم اس کے کرم سے بھائی بھائی ہوگئے اور تم (آپس کی اس دشمنی کی بنا پر) آگ کے ایک گڑھے کے کنارہ (پہنچ چکے) تھے، اللہ نے اس گڑھے سے تمہیں نجات دلائی ۔

اذ کنتم اعداء میں اسلام سے قبل کی اس حالت کا ذکر ہے جبکہ عرب قبائل ایک دوسرے کا وجود برداشت نہ کرتے تھے، کسی کی جان محفوظ تھی، کسی کا مال اور نہ کسی کی آبرو کیونکہ سب ایک دوسرے کی جان کے دشمن تھے لہٰذا ہمہ وقت اسی فکر میں رہتے کہ کس طرح دوسرے قبیلہ کو نقصان میں مبتلا کیا جائے ۔ اللہ تعالیٰ نے اسلام کی بدولت تمہیں اخوت کی ایک لڑی میں پرو دیا اور آپس کی اس عداوت کو مبدل باخوت کر دیا ۔

معلوم ہوا کہ انعامات ربانی میں سے یہ انعام ایک عظیم المرتبت اور کریم القدر انعام ہے کہ وہ عداوت و دشمنی جو نفس انسانی کے آتلاف وضیاع کا سبب تھی، ختم کر دی گئی اور وہ اخوت و محبت پیدا کی گئی جو نفس انسانی کی محافظ ہے ۔

خصوصیات کتاب ڈاکٹر احمد فتحی بہنسی کی کتاب ایک جامع اور مختصر کتاب ہے جو موضوع کے تقریباً تمام پہلوؤں کو حاوی ہے ۔ فصل اول میں قصاص کے لغوی و فقہی معنی پر بحث کی گئی ہے جبکہ فصل ثانی کو تین مختلف مباحث میں تقسیم کیا گیا ہے ۔ بحث اوّل

---

[1] ۲ ۔ آل عمران : ۱۰۳

ہیں وجوب قصاص کی شرائط، بحث ثانی میں لزوم قصاص کی شرائط اور بحث ثالث میں ان جرائم کی تفصیلات دی ہیں جن پر قصاص واجب ہوتا ہے۔ تیسری فصل کو چار مباحث میں منقسم کیا گیا ہے۔ بحث اول میں قتل عمد پر، بحث ثانی میں قتل سے کم ترکسی جرم پر بحث ثالث میں شبہ عمد پر اور بحث رابع میں قتل خطاء پر بحث کی گئی ہے۔ فصل رابع میں استیفائے قصاص کو زیر بحث لایا گیا ہے اور فصل خامس و سادس میں قصاص کے اثبات و عدم اثبات پر کلام کیا گیا ہے۔

کتاب احکام القرآن، فقہ اسلامی اور اصول فقہ کے اہم، اساسی اور بنیادی مصادر پر مشتمل ہے جن میں، قرطبی، ابن عربی اور جصاص کی احکام القرآن، فقہ حنفی میں بدائع الصنائع، رد المحتار، المسبوط لسرخسی، امام ابویوسف رح کی کتاب الخراج، کے علاوہ دیگر فقہا کی بھی اساسی کتب پر مدار کیا گیا ہے جن میں فقہ مالکی میں بدایۃ المجتہد، المدونۃ الکبری، فقہ حنبلی میں فتاوی ابن تیمیہ، فقہ شافعی میں کتاب الام اور المہذب، فقہ جعفری میں البحر الزخار اور فقہ ظاہری میں المحلی کو مدار بنایا گیا ہے۔ کتاب کے اخیر میں فہرست مشمولات اور کتابیات موجود ہے۔

خصوصیات ترجمہ بخاری صاحب کے ترجمہ نے جہاں اس کتاب کی افادیت میں اضافہ وتعمیم کی ہے وہاں کتاب میں موجود خوبیوں کو دوبالا کیا ہے اور ترتیب کی بعض خامیوں کو دور کیا ہے۔ کتاب کے ترجمہ کی حسب ذیل خصوصیات بیان کی جا سکتی ہیں۔

○ ترجمہ نہایت جامع اور مختصر ہے اور غیر ضروری اطناب و طوالت سے پاک ہے۔ اس کے اختصار کی سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ ۴۱۲ صفحات پر مشتمل عربی کتاب کا ترجمہ ۳۸۹ صفحات میں پیش کیا گیا ہے جبکہ اس میں اہم توضیحی نوٹ درمیان عبارت اور حاشیہ پر حوالہ جات کے علاوہ بعض ضروری وضاحتیں بھی ہیں۔ دیگر یہ کہ عربی کتاب کے مقابلہ میں کتابت زیادہ جلی ہے۔

○ اکثر مقامات پر توضیحی عبارات قوسین میں یا بغیر قوسین کے دی گئی ہیں۔ قوسین میں دی جانے والی عبارات میں اس بات کا خیال رکھا گیا ہے کہ درمیان قوسین کی عبارت ایک مستقل عبارت کی حیثیت رکھتی ہے۔ اگر خارج القوس کی عبارت درمیان سے قوسین ہٹا کر

پڑھی جائے تو عبارت کے تسلسل میں کوئی فرق نہیں آتا۔

○ اصل کتاب کی بعض خامیوں کو پورا کیا گیا ہے اس میں جہاں کہیں معنوی ربط کا فقدان تھا اس کو توضیحی عبارات یا ترتیب میں قدرے تبدیلی کر کے پورا کیا گیا ہے۔

○ آیات و احادیث کی تخریج کے علاوہ جو حوالہ جات مصنف نے نقل کئے ہیں انہیں بعینہ نقل کر دیا گیا ہے۔

○ کتاب کے آخر میں فرہنگ مصطلحات کے عنوان سے کتاب میں مستعمل فقہی اصطلاحات کا انگریزی ترجمہ بھی دیا گیا ہے جس سے جدید تعلیم یافتہ طبقہ کے لیے جو ان فقہی اصطلاحات سے ناواقف ہے، افادیت میں اضافہ ہوا ہے۔

○ کتاب کے ترجمہ میں جو اسلوب اختیار کیا گیا ہے اس کو عموماً مترجمین اختیار نہیں کرپاتے وہ یہ کہ ترجمہ کو پڑھتے وقت قاری یہ محسوس کرے کہ وہ کسی اصل تالیف کا مطالعہ کر رہا ہے نہ کہ کسی دوسری کتاب کے ترجمہ کا۔ بخاری صاحب نے اس اسلوب کو پورے ترجمہ میں برقرار رکھا ہے۔ الفاظ وجمل کی ترتیب کہیں بھی یہ احساس نہیں ہونے دیتی کہ یہ ترجمہ پڑھا جا رہا ہے۔

اس طرح کتاب معنوی خوبیوں سے آراستہ ہے کتاب کا کاغذ اور اس کی طباعت اگرچہ معیاری ہے لیکن کتابت معیار سے گری ہوئی ہے۔ کتاب میں جابجا کتابت کی غلطیاں پائی جاتی ہیں جو محترم ناشر کے لیے لمحۂ فکریہ ہیں۔ امید ہے کہ اشاعت آئندہ میں اصلاح اغلاط کا اہتمام کر لیا جائے گا۔

بہرکیف اس کتاب کے ترجمہ پر فاضل مترجم، ناشر اور مرکز تحقیق دیال سنگھ ٹرسٹ لائبریری قابل صد تہنیت وستائش ہیں اللہ تعالیٰ ان سب حضرات کو دین متین کی اسی طرح خدمت کے مواقع عطا فرماتا رہے۔ آمین یا ربّ العلمین۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ ربّ العلمین

تبصرہ نگار محمّد سعد صدیقی
ریسرچ آفیسر قائد اعظم لائبریری باغ جناح لاہور۔